بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

پندرہویں قسط

عرس مبارک

مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغِ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراھیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیر سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیرِ طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیر سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دار الرضا

عالمی روحانی مرکز دار الرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

DAR-UL-RAZA

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:.............بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (پندرہویں قسط)

اسپیکر:.............حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:.............عرس مبارک مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیرِ سرپرستی:.............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:.............شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:.............حضرت علامہ مولانا مفتی ابونعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:.............مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:.............حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:.............23

پبلشر:.............مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم o فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم o

قال اللّٰہ تبارک وتعالی فی شانِ حبیبہ o ان اللّٰہ وملئکتہ یصلون علی

النبی ط یاایھاالذین امنو صلو علیہ وسلموا تسلیما o

اللّٰھم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد

وبارک وسلم

عرس مبارک مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

میرے بزرگو، میرے دوستو، میرے عزیزو! اعلیحضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے کہا کہ حضور واعظ فرمائیے۔ آپ مجدد ہیں عالمِ سنت اور عالمِ قرآن ہیں، آپ کو حق ہے کہ آپ واعظ فرمائیں۔ ارشاد فرمایا کہ بھائی ابھی مجھے اپنے نفس کو واعظ کہنے سے فرصت نہیں ملی۔ ابھی میں اپنے آپ کو ہی واعظ کہہ رہا ہوں اور کر رہا ہوں۔ تو جب فرصت ہوگی تب میں تمہیں واعظ سناؤں گا۔

میرے عزیزو، میرے دوستو! ہر شخص پر ایک دور ہوتا ہے مجھ پر بھی 68 سے لیکر 70 تک ساؤتھ افریقہ میں ایک دور آیا تھا۔ جوڈربن سے لے کر کیپ ٹاؤن تک اور جوہانس برگ تک ہر جگہ جاتا۔ واعظ کہتا اپنوں کے سامنے، بیگانوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوا اور ہو گیا۔ الحمد للہ رب العالمین

اب اپنا حال یہ ہے کہ سوچتا ہوں کہ جو کچھ ہوا وہ کچھ نہ تھا اور جو کچھ کیا وہ کچھ بھی نہیں ہوا اور اب زندگی کے جو دن باقی ہیں خدا مجھے اپنی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

مفتی اعظم ہند کی شخصیت

بات تو میرے دوستو اپنی اصلاح سے شروع ہوتی ہے۔ یاد رکھو کہ حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ ہمارے عزیز قاری خلیل احمد صاحب یہاں موجود ہیں اور اِن لوگوں نے زیارت کی ہے وہ واعظ نہیں فرماتے تھے۔ گفتگو بہت کم فرماتے تھے۔ بڑے بڑے جلسوں میں یا گھروں میں واعظ نہیں فرماتے تھے۔ لیکن یاد رکھو کہ کچھ لوگ منہ سے بولتے ہیں اور کچھ لوگ نگاہوں سے بولا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ بول کر لوگوں کو مرعوب کرتے ہیں اور کچھ لوگ چپ رہتے ہیں اور دنیا تڑپتی ہے۔ حضور مفتی اعظم عالم اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن اؤلیائے کاملین میں سے تھے کہ جس مجلس میں جاتے ایسا معلوم ہوتا کہ مجلس میں جان آگئی۔ پھر یہ کہ وہ کیسے تھے اور کیا تھے میرے دوستو یہ میری زندگی کا ایک بہترین ٹاپک ہے اِس پر میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ جس دربار میں قلندر ہوں، اُس دربار کی ثناء میری زندگی کا ایک حصہ ہے اور ظاہر ہے کہ جو جس دربار کا کتا ہوگا وہ اُسی دربار کی بات کرے گا۔

ولادت حضور مفتی اعظم ہند

حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **1310** ہجری میں آپ پیدا ہوئے، غالبًا بائیس ذوالحج کو آپ دنیا میں تشریف لائے۔ **1892** یہ عیسوی تاریخ تھی اور ہجری

تاریخ تھی 1310 ہجری۔آپ جب پیدا ہوئے تو اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر شریف 38 سال تھی ،آپ 1272 میں پیدا ہوئے تو 38 سال عمر تھی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی۔کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹا یعنی دوسرا بیٹا عطا فرمایا پہلے شہزادے کا نام حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ،

حضرتِ حجۃ الاسلام کی عربی

میرے عزیزو،میرے !اتنا خوبصورت اور اتنا حسین ،اتنا فصیح کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد اگر کسی ذات کو عربی پر اگر کنٹرول تھا اِس قدر فصیح کہ عربی بولتے تو معلوم ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑ رہے ہیں ۔یہ حضرت حجۃ الاسلام بڑے شہزادے کی بات کر رہا ہوں۔

خاندان اعلیحضرت کا مرشد خانہ

دوسرے شہزادے حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام ہیں،اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مارہرہ طیبہ میں حاضر تھے۔مارہرہ طیبہ سیدوں کی ایک بستی ہے حسنی سادات اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام لیوا اولیائے کاملین وہاں جلوہ فرما ہیں اُسی خاندان میں اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیعت تھی۔اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیعت ہوئے اپنے والدِ ماجد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ 1294ء میں آپ گئے والد بھی مرید ہوئے اور آپ بھی مرید ہوئے

ایک مرید ساری دنیا کے لئے کافی

میرے عزیزو، میرے دوستو! میرے عزیز فاضل نے بالکل صحیح بات کہی ہے کہ یہ جو پیری مریدی آپ یقین مانئے کہ اِس قدر اِس سے وحشت ہونے لگی ہے، اللہ رحم فرمائے۔ کسی نے حضرتِ صابر علاوالدین صابر پاک کلیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا کہ حضرت آپ کا کوئی مرید ہی نہیں، بہت کم مرید ہیں۔ مگر میں حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں میں جاتا ہوں سارے مریدین وہاں نظر آتے ہیں۔ خواجہ نظام الدین اؤلیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات آپ کو معلوم ہے کہ میں اُس در کا خادم ہوں اُن کی بات تو میں بعد عرض کروں گا لیکن حضرتِ صابرِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا جواب دیا فرمایا کہ بھائی حضرت خواجہ نظام الدین اؤلیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقام بلند ہے یہ دونوں پیر بھائی ہیں اُن کے یہاں لوگ جاتے ہیں لیکن فرمایا کہ میرا ایک ہی مرید میرا ایک ہی سورج اور آفتاب ساری دنیا کیلئے کافی ہے۔ آپ کے مرید اور خلیفہ کا نام حضرت شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، فرمایا کہ میرا ایک ہی آفتاب، ایک ہی سورج ساری دنیا کیلئے کافی ہے تو میرے دوستو کام کا ایک مرید ہی ہو تو وہ لاکھوں سے بہتر ہے اور ویسے تو آپ جانتے ہیں۔ اقبال کہتا ہے۔

ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
حوس کی امیری، حوس کی فقیری

دین کا کام کرنے کیلئے بڑا دل اور جگر چاہئے

میرے دوستو، یہاں حرص ہے حوس ہے لالچ ہے، اور یہاں بھی میرے دوستو حرص

ہے، حوس ہے، لالچ ہے۔اوردین کا کام کرنے کیلئے میرے دوستو بڑے دل اورجگر کی ضرورت ہے۔کبھی کبھی بیگانے تو ناراض ہوتے ہی ہیں اپنوں کوبھی ناراض کرنا پڑتا ہے۔بڑے دل اور جگر کی ضرورت ہے،اعلیحضرت کی زندگی میں ایک نہیں دونہیں، سینکڑوں ایسے واقعات ہیں، دیکھ لیجئے کہ اعلیحضرت سے آج تک لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑے سخت تھے،کوئی کہتا ہے کہ دیکھیں جی انہوں نے کافر کہہ دیا فلاں فلاں آدمی کو حالانکہ حق یہ ہے اور سچ یہ ہے کہ مجدد کا کام ہی یہی ہے کہ وہ اظہارِحق کرے، یہ نہیں دیکھے کہ کون ناراض ہےاورکون راضی ہےاورکون خوش ہے۔

چودہ برس کی عمر میں پہلا فتوی

تو میرے دوستو !میں عرض کر رہا تھا کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 1310 میں پیدا ہوئے اورٹھیک چودہ سال کی عمر میں اب آپ بتائیے کہ ہمارے بچوں کو چودہ سال کی عمر میں بولنا بھی نہیں آتا وہ گلی میں کھیلتے ہوئے نظر آتے ہیں لیکن حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چودہ برس کی عمر میں پہلا فتوی لکھا، میں یہ نہیں عرض کر رہا کہ وہ حافظ ہو گئے یا وہ عالم ہو گئے، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چودہ سال کی عمر میں انہوں نے پہلا فتوی لکھا۔اور یہ فتوی لکھنا یاد رکھو کہ پڑھنا اور بات ہے،وعظ کرنا اور بات ہے لیکن فتوی لکھنا،فتوی وہی لکھ سکتا ہے جو شریعت کی نوک پلک سے واقف ہو۔اسلامی قانون اورفقہ حنفی یا جس فقہ میں وہ فتوی لکھ رہا ہے اُس فقہ کے سارے جزئیات اور سارے حوالے اُس کی نظر میں ہوں۔صرف چودہ سال کی عمر میں آپ نے فتوی لکھا

اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ کے فتوی کی تصدیق کی۔

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اچھا اب میں بتاؤں کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کام کیا تھا۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! اِس حقیقت کو دنیا بھول چکی ہے کہ جو ملتا ہے وہ صرف دولت سے نہیں ملتا۔ نہ دولت سے ملتا ہے اور نہ کوشش سے ملتا ہے بلکہ جو کچھ ملتا ہے اللہ کے فضل وکرم سے خدمت سے ملتا ہے۔ خدمت بڑی چیز ہے، اوٗلیائے کاملین میں آپ دیکھیں گے کہ انہیں جو کچھ ملا ہے خدمت سے ملا ہے، صحابہ کو جو ملا خدمت سے ملا، صحابہ کے زمانے کی ہم بڑی کتابیں پڑھتے ہیں یہ صحاح ستہ کی یہ اتنی موٹی موٹی کتابیں، صحابی اتنی موٹی تو کیا ایک چھوٹی کتاب بھی لے کر کے حاضر نہیں ہوئے کہ حضور یہ کتاب مجھے پڑھا دیجئے۔ کبھی آپ نے سنا ہے کہ صحابہ حضور ﷺ کی خدمت میں کتاب لے کر گئے ہوں؟ اگر کتاب تھی تو ایک کتاب تھی اُس کا نام تھا قرآن اور پڑھانے والا بھی ایک تھا صاحبِ قرآن، حبیب الرحمٰن حضرتِ محمدِ مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یہ کتابوں کا دور تو میرے دوستو اب شروع ہو گیا ہے حضور ﷺ کے زمانے میں یہ ساری چیزیں نہیں تھیں۔ حضور ﷺ کے زمانے میں تو ایک نظر تھی جو ایک مرتبہ خدمت میں حاضر ہو گیا اور ایک نظر حضور ﷺ نے اُس پر ڈال دی۔ اور نیازمندانہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اُس نے اقرار کر لیا تو وہ وہاں پہنچ گیا جہاں نہ علم پہنچ سکتا ہے، نہ فضل پہنچ سکتا ہے، نہ کمال پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہاں پہنچ گیا جہاں کوئی

صحابی ہو، وہاں میرے دوستو کوئی حوالہ نہیں چلتا، وہاں نس نہیں پہنچ سکتی۔صحابی کا عمل اتنا اونچا ہے کہ جہاں اجتہاد کانپتا ہوا نظر آتا ہے،کوئی اجتہاد نہیں۔صحابی نے اگر کوئی بات کہہ دی تو وہی دین ہے، وہی شریعت ہے، وہی حق ہے، وہی اسلام ہے۔بظاہر صحابی بکریاں چراتے ہوئے حضور کی خدمت میں آگئے، وہاں نہ کوئی لمبی چوڑی کتاب تھی، نہ انہوں نے سات سال کا کورس کیا کچھ نہیں،لیکن ایک نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

مفتی اعظم ہند پر نگاہِ اعلیحضرت

حضرت مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت آپ نے دورہ حدیث شریف کہاں کیا؟ یہ کتابیں حدیث وغیرہ کی آپ نے کہاں پڑھیں؟ پوچھنے والے تو پھر پوچھتے ہیں نا، تو آپ جواب یہ دیتے کہ بھائی میں نے پڑھا بہت کم ہے لیکن یوپی کی زبان میں کہتے ہیں کہ ہم نے گُنا زیادہ ہے، گُنا مطلب ہے کہ بغیر پڑھے علمِ لدنی جسے حاصل ہو جائے۔خدمت سے جو چیز حاصل ہو،سروس اور نیاز مندی سے جو چیز حاصل ہو اُس کو کہتے ہیں گُنا۔فرماتے ہیں کہ ہم نے پڑھا کم ہے لیکن گُنا زیادہ ہے۔اور وہ کام کیا کرتے تھے اعلیحضرت کی خدمت میں صبح سے لے کر شام تک، آپ جانتے ہیں کہ چوبیس گھنٹوں میں دو ڈھائی تو اُن کو آرام کے ملتے تھے۔

اعلیحضرت کی مصروفیات

آپ نے واقعہ سنا ہوگا بہت مشہور واقعہ ہے سر ضیاء الدین کا واقعہ ہے ریاضی کا۔ بہت

بڑا اسکالر جب آیا اور اُس سے بات چیت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ بھائی میرے پاس وقت نہیں ہے لیکن تہجد میں اگر تمہارا رائیٹر آجائے تو اُس وقت میرے پاس تھوڑا سا وقت ہے اُس وقت میں لکھا دوں گا۔ آپ خیال فرمائیے کہ ایسا مجدد جس کے چوبیس گھنٹے میں تہجد کا ہی وقت ہو۔ تو حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خدمت میں رہتے تھے اِن کا کام یہ تھا کہ کتابیں نکالنا۔ مصطفیٰ میاں یہ کتاب نکالو، یہ حوالہ نکالو، یہ صفحہ نکالو، ادھر سے یہ نکالو، ادھر سے وہ نکالو، وہ صبح سے لے کر شام تک کتابیں نکالتے اُس میں جو کوٹیشن ہوتا وہ نکالتے اور جب وہ کتابیں نکالتے تو وہ حوالے کو دیکھتے۔

مفتی اعظم ہند کا رعب و دبدبہ

اُن کے والد کی دعاؤں نے اور خدمت نے مصطفیٰ رضا کو مفتی اعظم بنا دیا۔ عالم یہ ہوتا تھا کہ حضرت کی خدمت میں ہم تو خیر غلام ہیں ہماری تو کوئی کیا بات ہے بڑے سے بڑے عالم کو میں نے دیکھا ہے کہ جب حضرت کی خدمت میں وہ آتا تو بہت سنبھل کر وہ بیٹھتا۔ اور وہ کوئی جملہ نکالتا تو بہت سوچ سمجھ کر نکالتا۔ سنبھل کی سرزمین گواہ ہے مراد آباد میں ایک واقعہ میں عرض کر رہا ہوں جانے کتنے واقعات ہوں گے۔ ہزاروں انسانوں کا مجمع اور اُس زمانے کے اکابر علماء جبہ و دستار سمیت وہاں جلوہ فرما ہیں اور ایک بہت بڑے عالم اور بہت بڑے شیخ جن کے ہزاروں مریدین ہیں وہ اسٹیج پر جلوہ فرما ہیں اور تقریر کر رہے ہیں، اور آپ جانتے ہیں کہ جب آدمی تقریر کرتا ہے تو زبان چلتی ہے۔ اب یہ خدا کی دین ہے کہ بعض لوگ بولتے ہیں تو بولنے کے ساتھ ساتھ

عقل بھی ساتھ ہوتی ہے، وجدان بھی ساتھ ہوتا ہے اور بعض لوگ بغیر سوچ سمجھے جو کچھ منہ میں آتا ہے بولتے چلے جاتے ہیں ۔وہ بہت بڑے عالم تھے،بہت بڑے فاضل تھے بول رہے تھے بولتے بولتے ایک جملہ ایسا نکلا جو شریعت کے خلاف تھا۔ سارے علماء وہاں موجود ہیں ایک دو نہیں سارے علماء و مشائخ ، پیر، حضور مفتی اعظم بھی وہاں موجود ہیں۔سارے علماء سر جھکائے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اب اتنے بڑے عالم کو کون ٹوکے سارے بیٹھے ہوئے ہیں اس طرح سے ،میرے عزیز و میرے دوستو! جو عالم ہو اور عالم عالَمِ اسلام ہو اور جو مفتی اعظم عالم اسلام ہو اُس کی شان کا کیا پوچھنا اور پھر وہ مجدد کا بیٹا ہو۔حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نظر اُٹھائی اور فرمایا کہ مولانا ”یہ جو جملہ آپ کے منہ سے نکلا یہ غلط ہے توبہ کیجئے“ ۔

مفتی اعظم ہند نے بھرے مجمع میں توبہ کروائی

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج کسی مولوی سے توبہ کروالو ذرا،توبہ کیا کرے گا ڈنڈا لے کر کھڑا ہو جائے گا اور لینے کے دینے پڑ جائیں گے،کوئی بات تو کہہ کر دیکھ لیجئے آپ ۔میرے عزیزو، میرے دوستو!توبہ کرنا یہ تو اونچی شان والوں کی بات ہے،جن کی شان اونچی ہوتی ہے وہ توبہ کرتے ہیں، یہ سارا جھگڑا جو چلا ہوا ہے اسی بات سے کہ انھوں نے توبہ نہیں کی ۔اگر یہ توبہ کر لیتے تو میرے دوستو میں یہ بات سچ کہتا ہوں کہ یہ امام ہوتے اور ہم اِن کے پیچھے نماز پڑھتے ۔ہمیں اِن کے جائیداد کا جھگڑا کوئی تھوڑی ہے مگر یہ ظالم تو توبہ،توبہ تو میرے دوستو وہی کیا کرتا ہے کہ جس کو اللہ توفیق

دے۔ یہ بڑے اونچوں لوگوں کی بات ہوتی ہے۔ یہ لوگ سمجھتے رہے کہ اگر ہم توبہ کریں گے تو ہمارے مرید کیا سوچیں گے؟ یہ جو ہمارے شاگرد ہیں یہ کیا کہیں گے اسی چکر میں رہے توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **1920**ء تک ایک ایک کو کہتے رہے کہ یہ بات تم نے لکھی جو غلط ہے تو توبہ کیوں نہیں کر لیتے؟ لیکن میرے دوستو! توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سنبھل کا وہ عظیم اجتماع اور ہزاروں کا مجمع اور بہت بڑے فاضل، شیخ وہ تقریر کر رہے تھے، فرمایا کہ ''حضرت توبہ کیجئے آپ سے یہ غلطی ہوگئی''۔ میرے دوستو! دنیا نے دیکھا کہ انہیں پسینہ آگیا کہ یہ ایک پتلا دُبلا آدمی جو بولتے بھی نہیں، تقریر بھی نہیں کرتے علماء کا مجمع ہے فرمایا توبہ کیجئے، پسینہ آگیا، نہ اِدھر دیکھا، نہ اُدھر دیکھا اور فرمایا کہ میں توبہ کرتا ہوں ۔اس لئے کہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میری غلطی پکڑی ہے میں توبہ کرتا ہوں۔

بڑوں کی موت نے مجھے بڑا کر دیا

میرے عزیزو، میرے دوستو! اب آپ سوچئے کہ ہماری تربیت وہاں ہوئی ہے۔ بہت سے واقعات آپ کو جانتے ہی ہیں کہ اسی لئے دنیا میں ہیں کہ بزرگوں کے واقعات بیان کریں اور اُن کی مرثیہ خوانی کریں۔ میرے حضرت فرمایا کرتے تھے کہ ''بڑوں کی موت نے مجھے بڑا کر دیا'' اور اب حالت یہ ہے کہ میں اپنی سیریس کو دیکھ رہا ہوں تو میرے سارے بزرگ دنیا سے چلے گئے۔ اور میرے دوستو آج میں نے جامع مسجد

میں بھی یہی عرض کیا تھا کہ بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں۔ معلوم نہیں کہ کون آدمی کب جائے اور کس کی باری آجائے۔ اِس لئے ٹائم بہت کم ہے جو کچھ ہوسکتا ہے جلدی جلدی کرلو۔ اور ادھر ادھر مت دیکھو، جو آدمی ادھر اُدھر کی سنتا ہے، اِدھر اُدھر کی دیکھتا ہے، میرے عزیزو، میرے دوستو! ویسے بھی ملتِ اسلامیہ غیبت کرنے، غیبت سننے کی شکار ہے اور بتاؤ کہ جہاں غیبت کی جائے گی اور جہاں غیبت سنی جائے گی تو کہاں کا تصوف اور کہاں کی طریقت، اور کہاں کا تقویٰ؟ اور یہ سب کچھ ختم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مسلمانوں کی غیبت سے اللہ تعالیٰ ہمیں بہرہ کردے، ہم مسلمان کی غیبت سننا نہیں چاہتے۔ ہمارا اپنا کام ہے بس ہم اپنا کام کررہے ہیں۔ یہ ہے حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی، فتوی جب آتا تو ایک ہی وقت میں کئی فتاوے آتے۔

ڈربن میں دارالفتاوی

میرے عزیزو، میرے دوستو! آج ضرورت ہے ڈربن میں دارالفتاویٰ قائم کیا جائے، دارالتحریر قائم ہو، علماء اُس میں کتابیں لکھیں۔ ساری باتوں کا جواب یہ ہے کہ کام ہونا چاہئے۔ جب آدمی کام نہیں کرتا تو پھر باتیں کرتا ہے اور جو لوگ کام کرنے والے ہیں انہیں بات کرنے کیلئے بھی فرصت ہی نہیں۔

نوری میاں کی پالکی اعلیحضرت کے کندھوں پر

حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی میں پیدا ہوئے۔ اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اُس وقت اپنے پیر حضرت سیدی آلِ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مارہرہ حاضر تھے۔ سننے کی بات ہے کہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجدد ہیں اور اپنے پیر سیدی آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہو چکا ہے اور اُس زمانے میں اُن کے پیر کے پوتے شاہ ابوالحسین احمدِ نوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرو مرشد کے پوتے ہیں اور ہمارے دادا پیر ہیں کیونکہ حضور مفتی ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انہیں کے مرید ہیں اور حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی انہیں کے مرید ہیں۔ یہ جب بریلی شریف میں آتے تو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا کرتے یہ بھی میں آپ کو بتاؤں۔ جب یہ بریلی شریف آتے اور اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حال یہ تھا کہ ہر وقت لکھتے رہتے تھے لیکن جب سنتے کہ نوری میاں کی سواری آگئی تو فوراً قلم چھوڑ دیتے۔ ایوانِ علم وفضل میں جو قلم چلتا ہوتا وہ رک جاتا آپ اٹھتے اور نوری میاں کی پالکی کو اپنے کاندھوں پر اٹھا لیتے، حالانکہ نوری میاں پیر نہیں تھے پیر کے پوتے تھے۔ نوری میاں کی پالکی کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر کے اپنے گھر میں لے آتے۔

﴿نوری میاں کی ولی ہونے کی بشارت﴾

یہ وہ نوری میں ہیں کہ جن کے متعلق اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ

برتر مقام سے ہے مقامِ ابوالحسین
سدرہ سے پوچھو رفعتِ بامِ ابوالحسین

بہت اونچا مقام، حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بشارت دی تھی اور سات پتھر

دیئے تھے اور ساتھ فرمایا تھا کہ اِس خاندان میں سات ولی ہوں گے ،آخری ولی حضرتِ نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں ۔ بہت اونچا مقام ہے اللہ اکبر۔

مفتی اعظم ہند کو چھ ماہ میں شرفِ بیعت وخلافت مل گئی

انہوں نے بشارت دی اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مارہرہ طیبہ میں کہ مولانا مبارک ہو آپ کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اور اُس کا نام خواب میں ''آلُ الرحمٰن'' تجویز کیا گیا ہے آپ جایئے میں آؤں گا اور اُس کو دیکھوں گا ۔حضرتِ نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بریلی آئے جب آپ بریلی میں جلوہ فرما ہوئے تو حضور مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیٹے کو اٹھا کر کے نوری میاں کو دے دیا کہ حضرت یہ آپ کا غلام ہے اسے قبول فرمایئے ۔حضرت نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرید کیا ۔اچھا مرید کیا چلو یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ نے مرید کرلیا اور چھ مہینے اُس وقت آپ کی عمر تھی لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ مرید بھی کیا اور خلافت بھی اُسی وقت دے دی۔صرف چھ ماہ کی عمر میں،اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ صرف چھ ماہ کی عمر میں بھائی کیا ضروری ہے کہ ایک شخص کو مرید کیا جارہا ہے آئندہ اُس کے حالات کیا ہوں گے؟ لیکن نوری میاں دیکھ رہے تھے ،اُن کی بصارتِ نورانی دیکھ رہی تھی کہ یہ لڑکا اپنے وقت کا سب سے بڑا مفتی اور سب سے بڑا ولی ، چھ ماہ کی عمر میں آپ نے خلافت دے دی اور اُس کے بعد وقت نے بتا دیا اور ثابت کر دیا کہ حضرت شاہ ابوالحسین نوری میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ خلیفہ

طریقت اور شریعت کے میدان میں ہر زمانے میں شہسوار رہا۔ طریقت اور شریعت میرے دوستو دونوں ساتھ ساتھ تھیں۔ میں اپنے پڑھنے کے زمانے میں بریلی شریف میں دیکھتا کہ یہ سارے عالم اور مولوی لوگ ہیں سبھی مرید ہیں اِن کے۔ میں کہتا کہ یااللہ جسے دیکھو آتا وہ حضرت کا مرید، جو آتا وہ حضرت کا مرید۔ ایک خدادادجلال تھا، وجاہت تھی اور اٹھنے میں، بیٹھنے میں ہر چیز میں شریعتِ مصطفیٰ ﷺ کا لحاظ۔ سر سے پاؤں تک حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکار ﷺ کی سنت کا آئینہ تھے۔ آپ کی زندگی کو دیکھ کر محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت کی یاد آتی۔

قیامِ پاکستان کے وقت سب ساتھی چھوڑ گئے

میرے عزیزو، میرے دوستو! میں حضرت کے ساتھ بھی مارہرہ شریف میں حاضر ہوا۔ سفر میں ساتھ رہا ہوں میں نے بہت قریب سے حضرت کو خلوت میں بھی ہے، جلوت میں بھی دیکھا ہے۔ رات کے بارہ بجے تو آپ کھانا تناول فرماتے تھے اور دو بجے کے بعد اُس زمانے میں ظاہر ہے کہ بچے تھے یا نوجوان تھے ہم حضرت کا ساتھ نہیں دے سکتے تھے، بارہ بجے، دو بجے، ڈھائی بجے کے بعد کھانا اور پھر آپ بیٹھے جاتے اور تعویذ کے ذریعے صرف مسلمانوں کے نہیں بلکہ ہزاروں ہندوؤں کے قلوب آپ کے ہاتھ میں تھے۔ ہندو لوگ آتے تعویذ لینے کیلئے تو آپ فرماتے کہ ظالمو تم لوگ ناپاک ہو اور میرے پاس آئے ہو تعویذ لینے آئے ہو۔ انہیں نصیحت بھی کرتے، مسائل بھی بیان فرماتے اور حال یہ تھا کہ جب پاکستان بنا تو محلّہ سوداگران خالی ہو گیا سب چھوڑ کر

چلے گئے۔ایک مسجد رہ گئی،ایک مدرسہ رہ گیا،ایک خانقاہ رہ گئی اور شخصیت مفتی اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہ گئی۔

پیر کے شہر کا ادب

اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام اور بڑا اجلال عطا فرمایا تھا۔میں مارہرہ طیبہ میں حضرت کے ساتھ حاضر ہوا جب میں مارہرہ طیبہ حاضر ہوا تو یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیروں کا شہر ہے تو میں نے کوشش کی میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جوتی اپنے ہاتھوں میں لے لوں،حضرت نے فرمایا کہ خوشتر خبردار یہ میرے پیر کا شہر ہے یہاں میری جوتی میرے ہاتھ میں ہوگی اور فرمایا کہ یہ وہ شہر ہے کہ مصطفیٰ رضا اگر پاؤں سے چلے تو یہ بھی بے ادبی ہے۔تو تم جوتی کی بات کرتے ہو۔میں نے دیکھا کہ چھوٹا بچہ بھی اُس خاندان کا آیا تو حضرت نے اسے بھی اپنے ساتھ چمٹا لیا اُس کے ہاتھ چوم لئے اور اُس کے پاؤں کو آنکھوں سے لگا لیا۔میرے عزیزو،میرے دوستو! یہ حضرات ادب کرنے والے تھے اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح نسبت تھی۔حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں یہ مشائخ ہمیشہ حاضر رہتے تھے۔

اعلیحضرت کے شہزادوں کے مبارک نام

آپ کا نام اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''محمد'' رکھا کیونکہ 1298ھ میں 92 کے عدد سے محمد نکلتا ہے اور مصطفیٰ رضا خان عرف ہے اور اصل نام ''محمد'' ہے اور ایک بات میں عرض کروں کہ بڑے لڑکے کا نام بھی ''محمد'' تھا۔کیونکہ وہ 1292ھ میں پیدا ہوئے

تھے اور اِن کا نام بھی ''محمد'' ہے کیونکہ یہ 1298ھ میں پیدا ہوئے۔اور عجیب بات ہے کہ حضرت کا وصال بھی ہوا تو 92 سال کی عمر میں ہوا۔ وصال کے وقت بھی آپ کی عمر جو ہے وہ 92 سال کی تھی ۔اسطرح سے حضرت مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پوری زندگی حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی محبت میں عقیدت میں رہے اور اپنے آقا و مولیٰ کا نام لیتے ہوئے دنیا سے چلے گئے۔

نوے سال کی عمر میں نماز کی پابندی

میں 1979ء میں پچھلے سے پچھلے سال میں یہاں بریلی شریف حاضر ہوا۔اُس وقت حضرت بیمار تھے اور میں نے یہ دیکھا کہ حضرت بیمار ہیں اور توجہ دنیا کی طرف نہیں ہے لیکن اُن کا کوئی غلام چلا جاتا ہے تو توجہ فرما لیتے ہیں اور حضرت کو میں نے خود دیکھا کہ آپ اللہ کے اُن عظیم بندوں سے تھے کہ اِس دنیا میں رہتے ہوئے بھی آپ کا تعلق عالم برزخ سے ہو گیا تھا۔مرنے کے بعد آپ جانتے ہیں کہ جب آدمی قبر میں جاتا ہے تو وہ عالمِ برزخ ہے۔حضرت کا عالم یہ تھا کہ ایک سال نہیں دو سال نہیں مسلسل کئی سال تک آپ پر برزخی کیفیات طاری رہیں اور اِس دنیا میں رہتے ہوئے بھی حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے مستفیض ہوتے رہے۔ہمیشہ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' اور نعت آپ کی زبان پر ہوتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ بیدار ہو جاتے۔سوچنے کی بات ہے کہ ایک آدمی بیمار ہو اور نوے سال اور پچاسی سال کا بوڑھا ہو اور جب نماز کا وقت آئے اور فرمایا کہ میری نماز، میری

نماز، میری نماز، پیدل تنہا جاتے۔ظہر کے وقت، عصر کے وقت، مغرب کے وقت، عشاء کے وقت، تہجد کے وقت، کمزور ہیں، ضعیف ہیں۔دنیا سے تعلق بھی نہیں ہے، ہوش بھی نہیں ہے دنیا کا لیکن جب نماز کا وقت آتا تو ہوش میں آجاتے۔یہ ہے میرے دوستو ولی کامل کی عظیم نشانی۔

ہر بات کا جواب کام، ہر مخالفت کا جواب کام

حضرت نے اپنے خلفاء اور علماء بہت چھوڑے، آپ نے ہمیں کام کرنے کا طریقہ بتایا اور کام کرنے کا سلیقہ بتایا، آپ نے ہمیں بتایا کہ دیکھو مخالف یہ چاہتا ہے دو دشمنوں سے تمہارا واسطہ ہے، فرمایا کہ تمہارے مقابل دو طاقتیں ہیں یہ حضرت کی بات میں آپ کو عرض کر رہا ہوں کہ ہمیں کیا کیا تعلیمات ملیں۔فرمایا کہ ایک تو تمہارا مخالف وہ ہے کہ جو بے دین ہے اور ایک مخالف وہ ہے جو تم سے حسد کرتے ہیں۔فرمایا کہ نہ تم بے دینوں کی طرف دیکھو اور نہ حسد کرنے والوں کی طرف دیکھو بلکہ اپنے آقا و مولی ﷺ کے کام میں مصروف ہو جاؤ۔فرمایا کہ اگر تم نے ادھر اُدھر کی بات کی تو تم اپنے کام سے نکل جاؤ گے۔تو تم اپنا کام کیے جاؤ، اور جب تم کام کرو گے تو تمہارا کام لوگوں کے منہ کو منہ کر دے گا۔اگر اُن کا منہ بند نہ بھی ہو تو کم از کم تمہیں تو اُس بات کا اجر اور ثواب ملتا رہے گا۔

بارگاہ مفتی اعظم میں نذرانہ عقیدت

میرے عزیزو، میرے دوستو! حضور مفتی اعظم عالمِ اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے تشریف

لے گئے اور لاکھوں علماء اُن کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔آج ہم یہاں اسی لئے حاضر ہوئے کہ ہم حضرت کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کریں۔یہ دیکھیں میرے سامنے تاریخ میں اتنی نکالی ہے کہ اب تاریخ میں آپ کے سامنے پیش کروں گا تو پوری رات گزر جائے گی۔یہ پوری منقبت اِس کے اندر موجود ہے جو حضرت کی شان میں نے لکھی ہے وہ بھی اِس کے اندر موجود ہے۔

پیر وہ ایسا کہ اسی لاکھ ہوں جس کے مرید

اجمیر کے بعد سب سے بڑا عرس مبارک

حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر سے نوے لاکھ مسلمان ہوئے۔چلے لاہور سے دہلی تو راہ میں جس خاندان پر نظر پڑتی وہی ’’لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ‘‘ پڑھنا شروع ہو جاتا۔وہاں میرے دوستو نہ تیغ تھے،نہ تفنگ تھی،نہ تیر تھے، نہ تلوار تھی اور نہ یہ ہنگامہ تھا۔میرے دوستو!جو کام نظر سے ہوا کرتا ہے وہ تیر و تلوار سے نہیں ہوا کرتا۔روایتوں میں آتا ہے کہ نوے لاکھ انسان خواجہ صاحب کی صورت کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے۔اس لئے میرے دوستو اگر دین کی خدمت کرنی ہو تو زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں ہوتا۔یہ عرس وغیرہ کی مجلس بھی اسی لئے ہوتی ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ لوگ ہم میں پیدا ہوں۔بریلی شریف میں ظاہر ہے کہ ہمارے زمانے میں یہ کیفیت نہیں تھی لیکن آج اجمیر شریف کے بعد سب سے بڑا عرس بریلی شریف میں ہوتا ہے۔لاکھوں انسانوں کا مجمع بریلی کی سرزمین میں حاضر ہوتا ہے۔

پیر وہ ایسا کہ جس کے اسی لاکھ ہیں جس کے مرید
اِس صدی کا بے بدل وہ رہنما جاتا رہا

بہت سے اشعار ہیں ایک آدھ سنا دیتا ہوں آپ کو کہ

بٹ گیا ہو جو ہمیشہ موجِ صد طوفان میں
کشتی امت کا ایسا نا خدا جاتا رہا

اندرا گاندھی کا مفتی اعظم ہند کا جواب

اندرا گاندھی کے کہا کہ یہ برتھ کنٹرول اور نس بندی کا فتویٰ نہ دیا تو آپ کو جیل بھیج دیا جائے گا۔فرمایا کہ اُس کو کہہ دو جا کر کے کہ حکومت بدل سکتی ہے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا فرمان نہیں بدل سکتا۔ایک شعر میں ہے جو صوفیوں کیلئے ہے اور صوفی صاحبان اِس کو پڑھیں اور دیکھیں کہ کیا لکھا ہے۔عرض کیا کہ

مطمئنہ نفسِ امارہ ہوا جس کے حضور
نفسِ امارہ کا وہ تیرِ قضا جاتا رہا

وہ تیر جو نفسِ امارہ کو ختم کر دے اور نفسِ مطمئنہ پیدا کر دے۔ایک ہے نفسِ مطمئنہ اور ایک ہے نفسِ امارہ، یہ ساری شرارت جو ہے نفسِ امارہ ہی کی تو ہے۔یہی تو انسان کو شرارت کراتا رہتا ہے اور جب تک یہ نفسِ امارہ ہو، میرے عزیز و میرے دوستو نفسِ مطمئنہ نہیں ملتا۔ایمان کا یہ بڑا اعظیم دشمن ہے نفسِ امارہ، اسی لئے کبھی کبھی میں اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ فرعون میں اور ہم میں فرق یہ ہے کہ فرعون کے پاس بھی نفسِ

امارہ تھا اور آج کے جو دنیا دار لوگ ہیں اُن کے پاس بھی نفسِ امارہ ہے۔فرق یہ ہے کہ فرعون کو چانس مل گیا اِن کو چانس نہیں ملتا۔اگر اِن کو چانس مل جائے تو یہ بھی خدائی کا دعوی کر دیں، بھئی اُس کے پاس بھی نفسِ امارہ تھا، اور نفسِ امارہ اسی کو تو کہتے ہیں کہ میں بڑا ہوں، میں پیسے والا ہوں، میں یہ ہوں، میں وہ ہوں، میں، میں، میں یہی تو ہے نفسِ امارہ۔اعلیحضرت فرماتے ہیں کہ

اِن کے آگے دعوی ہستی رضا
کیوں بکے جاتا ہے یہ ہر بار ہم

فرمایا کہ یہ ہم ہم کے اندر نفس کی بو آتی ہے۔یہاں ہم اور میں سے کام نہیں چلتا یہاں تو اِس سے کام چلتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں کچھ نہیں ہوں آپ سب کچھ ہیں۔

خوبصورت،خوب سیرت خوش لقا جاتا رہا
خوبیٔ خوباں کا جو معیار تھا جاتا رہا

صورت بھی آپ کی پیاری تھی، سیرت بھی آپ کی پیاری تھی اور جو آدمی آپ کی زیارت کرتا باغ و بہار ہو جاتا۔اور جو بیلنس تھا خوبی کا وہ ہم سے رخصت ہو گیا۔ان شاء اللہ میں پھر حاضر ہوں گا تو یہ منقبت پڑھ لیں گے اِس میں بہت سارے اشعار ہیں۔تین چار صفحات میں ہے یہ۔

اٹھ گیا نوری میاں کا وارثِ حق اُٹھ گیا
جانشین حضرتِ احمد رضا جاتا رہا

اور یہ میری اپنی عقیدت ہے

کہ کس کو ڈھونڈوں ، کس کو پاؤں اور کروں کس سے سوال
خود تھا ہر اک بات کا جو فیصلہ جاتا رہا

میرے عزیزو، میرے دوستو! پاکستان میں حضرت علامہ مولانا ابوالبرکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے ،وہ میرے بزرگ تھے اُن کا بھی وصال ہو گیا ،حضرت علامہ شاہ عارف اللہ قادری صاحب تھے اُن کا بھی وصال ہو گیا، اور یہاں مفتی اعظم عالمِ اسلام اِن کا بھی وصال ہو گیا۔ اب اندازہ کیجئے میرے عزیزو، میرے کہ وہ مسافر اسے آپ کیا کہتے ہیں جو جنگل میں تنہا ہو، میرا اپنا بھی حال یہی ہے کہ میں تنِ تنہا ہوں۔ بہت سے اشعار ہیں اور آپ کو کل بھی آنا ہے کیوں کہ کل بھی تقریب ہے اُس میں بھی آپ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت کچھ سنیں گے۔ آج اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلغ المبین

DAR-UL-RAZA

پیر کے شہر کا ادب

اللہ تعالیٰ نے بڑا مقام اور بڑا اجلال عطا فرمایا تھا۔ میں مارہرہ طیبہ میں حضرت کے ساتھ حاضر ہوا جب میں مارہرہ طیبہ حاضر ہوا تو یہ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیروں کا شہر ہے تو میں نے کوشش کی میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جوتی اپنے ہاتھوں میں لے لوں، حضرت نے فرمایا کہ خوشتر خبردار یہ میرے پیر کا شہر ہے یہاں میری جوتی میرے ہاتھ میں ہوگی اور فرمایا کہ یہ وہ شہر ہے کہ مصطفیٰ رضا اگر پاؤں سے چلے تو یہ بھی بے ادبی ہے۔ تو تم جوتی کی بات کرتے ہو۔ میں نے دیکھا کہ چھوٹا بچہ بھی اُس خاندان کا آیا تو حضرت نے اسے بھی اپنے ساتھ چمٹا لیا اُس کے ہاتھ چوم لئے اور اُس کے پاؤں کو آنکھوں سے لگا لیا۔ میرے عزیزو، میرے دوستو! یہ حضرات ادب کرنے والے تھے اور حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح نسبت تھی۔ حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں یہ مشائخ ہمیشہ حاضر رہتے تھے۔

باہتمام
مولانا محمد ابراھیم خوشتر میموریل سوسائٹی
سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل
مکتبہ دارالرضا
عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی
TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501
www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com